



سوال

(105) نماز عصر کا اول وقت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز عصر کا اول وقت کتنے بجے ہوتا ہے۔ بخاری میں حدیث ہے کہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھ کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس مسجد نبوی میں آئے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے سوال کیا کہ یہ کونسی نماز پڑھی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ عصر کی نماز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم اس وقت پڑھا کرتے تھے۔ ابوامامہ نے کہا کہ میں نے تو ظہر کی نماز پڑھی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا عصر کی نماز اس وقت ہوتی تھی کہ ازواج مطہرات کے حجروں میں دھوپ ہوتی تھی۔ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ عصر کی نماز کے بعد ہم اونٹ ذبح کرتے تقسیم کرتے اور پکا کر نماز مغرب سے پہلے کھا لیتے۔ نماز عصر ادا کر کے عوالی میں جاتے تو سورج متعیر نہ ہوتا تھا۔ بعض عوالی کی مسافت چار کوس ہوتی تھی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ عصر کی نماز کتنے بجے پڑھنی چاہیے۔ نیز سایہ اصلی نکلنے کا طریقہ کیا ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عرب خط استواء کے نیچے آباد ہیں۔ اس لئے ان کا عصر کے بعد کا وقت ہم سے زیادہ ہے مثل کا حساب سب ملکوں کے لئے برابر ہے یہ ایسا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق مغرب کے درمیان قبلہ ہے حالانکہ ہمار قبلہ مغرب میں ہے۔ نیز فرمایا پانچاں پشاب کے وقت مشرق مغرب کو منہ کرو حالانکہ ہم مغرب میں منہ نہیں کر سکتے۔ سولیسے ہی عصر کے وقت کے بیان میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کا ذکر کیا اونٹ کے ذبح کا ذکر کیا عصر پڑھ کر عوالی کے طرف لوٹنے کو سمجھ لینا چاہیے۔ جامع صورت مثل ہے۔ دوپہر کا سایہ نکال کر جب مثل ہو جائے تو عصر کا وقت شروع ہو گیا اور اصل سایہ نکلنے کا طریقہ آسان ہے کہ سورج نکلنے سے غروب ہونے تک جتنا وقت ہے اس کو نصف کر دیا جائے پس جو نصف کے وقت سایہ ہو گا وہ اصلی سایہ ہے۔ اور یہ ہر موسم میں تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ نومبر دسمبر کا حساب آج کل لگانا غلطی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ وقت شروع ہوتے ہی کھڑے نہیں ہوتے تھے بلکہ نمازیوں کو اجتماع کے لئے کچھ مہلت دیتے تھے۔ چنانچہ ابوداؤد میں صحیح حدیث ہے کہ آپ گرمیوں میں ظہر تین قدم سے پانچ قدم تک سایہ میں پڑھتے اور سردیوں میں پانچ قدم سے سات قدم تک۔ اور یہی اول وقت پڑھنے کا معنی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل سے بتایا ہے اور امامت جبرئیل کی حدیث میں اور دو دن نماز پڑھا کر آپ نے ایک شخص کو اوقات بتلائے۔ ان دونوں حدیثوں میں تصریح ہے کہ «والوقت بین یذین الوقتین او كما قال» یعنی ابتداء انتہا بتا کر فرمایا کہ وقت ان دونوں کے درمیان ہے۔ پس سب حدیثوں کو ملا کر عمل کرنا چاہیے کیونکہ «الاحادیث یفسر بعضها بعضا» یعنی یہ اصولی مسئلہ ہے کہ احادیث ایک دوسری کی تفسیر ہوتی ہیں۔ پس اسی طریق سے عمل چاہیے۔ اس بنا پر ہم آج کل کی ظہر کی اذان پونے ایک بجے دیتے ہیں۔ اور ایک بجے جماعت کھڑی ہو جاتی ہے۔ اور عصر کی اذان پونے چابجے اور جماعت پورے چابجے



فقط۔

وبائتوالتونین

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوة، نماز کا بیان، ج 2 ص 96

محدث فتویٰ